ڈھانو نور محمدی ڈھانبی رسولؐ

ضوابط

(۱) یہ پرچہ ہر مہینے میں دو دفعہ شایع ہوتا ہے۔

(۲) عام قیمت سالانہ بعہ شتماہی ع داعظین اور طلبا سے ایک روپیہ پیشگی

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت (۵) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسی حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان رسالہ کی فہرست میں درج ہوں گے۔"

نانک قدرت دیکھ کر خود بیگی سب بھول

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور اسکی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا (۲) آریوں اور عیسائیوں سے اسلام کو بچانا (۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا (۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھ قوم میں بڑھانا نانک جی کی تعلیم کا پرچار کرنا۔

نور افشاں

ہو ہو نورہ ولو کرہ الکافرون

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۱۲ | اڈیٹر۔ شیخ محمد یوسف (نومسلم) سابق سورن سنگھ کمار و دوان | جلد ۲

ضرور پڑھیے

جناب مولوی محمد فتح الدین صاحب منشی فاضل از بر خوشابی تحریر فرماتے ہیں معیار صداقت مصنفہ ست دھاری جی کو میں نے اول سے آخر تک دیکھا ہے اور ایک ایک حرف کا مطالعہ کیا ہے۔ ہندوستان ایک مذہبی نمائش گاہ ہے اگرچہ اس نمائشی بازار میں بہت کچھ موجود ہے اور ہر قسم کی کھری کھوٹی بطلا اپنی اپنی موقعہ پر بہانات فریبیہ سے چنی گئی ہے مگر چونکہ عام دھوکہ دہی ہے بچنے کیلئے کوئی معقول تجویز نہیں کیگئی اسلئے جاہل اور ناواقف خریداروں کو اس نقصان عظیم سے بچانے کے لئے ایک ایسی معیار کی ضرورت ہے جس سے نیک و بد کی عام تمیز ہو سکے پس معیار صداقت اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے چونکہ اپنی طرز میں پہلی کتاب ہے اس لئے نہایت خوشی سے منظور کر لینے اور خصوصیت سے ذکر کئے جانیکے لائق ہے اور اس قابل ہے کہ متلاشیان حق کے لئے دلیل راہ اور قومی ترقی کے لئے دستور العمل قرار دیجائے یہ کتاب اس لئے بھی قابل قدر ہے کہ ایسی کتاب کی عرصہ دراز سے ضرورت تھی۔ بیشک اہل دنیا کے لئے یہ ایسا بیمثل اور بیخطا شاہراہ ہے جس سے کسی شخص کو کسی شخص سے نقصان پہنچنے کی کوئی سبیل نہیں اور کسی قسم کے جھگڑے اور بحث کو گنجائش نہیں اب میں حضرت مصنف کتاب کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنھوں نے ہمارے ہاتھ میں ایسی کتاب دی ہے فی جلد عہ مجلد عہ محصول بلا جلد ۴ر مجلد ۴ر

سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی

کی نسبت ایڈیٹر صاحب نور فرماتے ہیں کہ جس بے تعصبی اور دلی بھاؤ سے دلسوز پیرایہ میں یہ سوانح عمری مکمل کی گئی ہے وہ شردھے پرکاش دیوجی کی زندہ دلی پر دلالت کرتی ہے یہ کتاب حق و حکمت کے اجلاشیوں کے لئے دھرم کی کسوٹی ہے موجودہ مسلمانوں کو قدیمی مسلمانوں کی روحانی قوت اور دھارمک شکتی سے آگاہ کرتی ہے کہ انھوں نے کس طرح دنیا کی کایا پلٹ دی اور غیر مسلموں کیلئے شہادۃ پیش کرتی ہے کہ وہ اجڈ اور اہل عرب کے بدو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے مستفیض ہو کر حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا مسلمان بنگئے ہر ایک مومن مسلمان کو پیارے نبی کے حالات سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ بچوں کے لئے ایسے اموالک رتن کا مطالعہ نہایت غیر مترقبہ ہے۔ مصنف نے اس سوانح عمری کو لکھ کر ہم مسلمانوں پر احسان کیا ہے کہ ہم مسلمان مشکور ہیں۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی آخری کتاب چشمہ معرفت میں اس کتاب کی نسبت رقمطراز ہیں کہ یہ تردید مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ ضرور خریدیں قیمت صرف ۵ر محصول ۱ر

اصول تجارت

فن تجارت سکھانے اور دولت کمانے کے راستے بتانیوالی قابل قدر کتاب

شیخ نقشبند صاحب گورداسپوری لکھتے ہیں کہ میں اس کتاب کو ملک اور قوم کے لئے رحمت خیال کرتا ہوں۔ قیمت رعائتی ۱ر

مندرجہ بالا کتابوں کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں پتہ ذیل سے بکفایت ملتی ہیں۔ ملنے کا پتہ منیجر کتب خانہ ٹی۔ سی۔ گجراتی۔ لاہور

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم +
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کا نظارہ

نمبر ۲

جن دوستوں کی نظر سے اس سلسلہ مضمون کا پہلا نمبر گذر چکا ہے۔ انہوں نے کما حقہٗ اس بات کو محسوس کر لیا ہوگا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہندوستان کے مذہبی مطلع پر کسطرح گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے اگر ایک گروہ خدا سے انحراف کو اپنی نجات کا حل خیال کرتا تھا۔ تو دوسرا گروہ ہر ایک چیز کو خدا سمجھنے سے ہی اپنی نجات سمجھتا تھا۔ اور تیسرا گروہ اپنی خواہشات کی سیری اور حرص وہوا کی تابعداری کو ہی مکتی کا راز جانتا تھا۔ غرضیکہ اس وقت روحانیت بالکل مفقود ہو چکی تھی ایک لامذہبی کا سیلاب تھا جسکی رو میں لوگ بہ جا رہے تھے۔ ایک۔ ناستکتا (دہریت) کا طوفان تھاٹھیں مار رہا تھا جسکے تلاطم میں لوگ غرق ہو رہے تھے۔ مگر یہ ہماری حیرانی اور بھی پریشانی سے بدل جاتی ہے۔ جبکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس وقت دیگر ممالک میں بھی لامذہبی کا طوفان نہایت زور سے

ٹھاٹھیں مار رہا تھا!

سب سے پہلے ہم فارس پر ایک نظر ڈالتے ہیں اور فارس کا حال اس لئے بھی زیادہ غور طلب ہے کہ یہ ملک اسلام کے مولد سے قریب ہے اور اس ملک کا نہایت قوی اثر ہمیشہ مسلمانوں کے دلوں پر ہوا کیا ہے۔ نہ صرف مسلمانوں کے دل پر ہی بلکہ دین مسیح اور ملت یہود پر بھی۔ یہیں اہل فارس کے خیالات کی جھلک نظر آتی ہے:۔ قوم ایرین کے دو ٹکڑے ہو کر ایک گروہ تو فارس اور ہندوستان کیطرف چلا آیا۔ اور دوسرا گروہ شام کیطرف جا کر اپنے بنی عم سام ابن نوح کی اولاد سے ملگیا۔ اگرچہ اس قوم کے مغربی اور مشرقی دونوں حصوں میں کسی ملہم من اللہ کے فیض سے الوہیت کے مفہوم میں گو نہ استقلال اور قیام حاصل ہو گیا تھا۔ مگر وہی اسباب جس سے ہندوستان کی قوم ایرین کو تنزل ہوا تھا اس نے ایرانیوں پر بھی اپنا تسلط جمانا شروع کیا۔ ایران میں جو تورانی قومیں پیشتر آباد تھیں۔ وہ نہایت ہی سخت مادہ پرست تھیں۔ ان کی مادیت نے اُن کے قرب وجوار کے ایرانیوں کی خام روحانیت پر غالب آکر اپنا رنگ جمانا شروع کیا۔ پیروان افراسیاب اور کیکاؤس کی باہمی مخالفت کا نہایت ہی بُرا اور دائمی اثر ایرانیوں کے دین وایمان پر پڑا۔ اس وقت کا روحانی مطلع ایسا دھندلا اور تیرہ تار نظر آتا ہے کہ اس کا تصور کرتے ہی ایک محقق ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ مسٹر السن صاحب بہادر پانچ قدیم سلطنتوں کی تاریخ کے ۳۳۴ و ۳۳۰ صفحہ پر اور مسٹر لینارمنٹ صاحب اپنی تاریخ ممالک مشرقی کے صفحہ ۴۰۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہ پیچیدہ نظام فلکی (علویات) جسکا اعتقاد صابئین یعنی ستارہ پرستوں کو تھا۔ اس کا اثر ایرانیوں پر بھی پڑا الغرض ان اسباب سے مغربی قوم ایرین بہت جلد اپنے قرب وجوار کی قوموں کے ہم مشرب ہو گئی۔ اور اثار اور عادات کی پرستش جو ان کے قدماء میں رائج تھی وہ آتش پرستی سے مبدل ہو گئی۔ نہ صرف آتش پرستی ہی بلکہ اس وقت ایران گوناگون مذاہب کی "منڈی" بن گیا۔ جن سے چند ایک کے مختصر عقاید ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ تاکہ آپ دیکھ لیں کہ اس وقت کے لوگ روحانیت سے کس قدر دور پڑے ہوئے تھے۔

راوی

ان لوگوں کا عقیدہ تھا۔ کہ ایزد آفتاب ہے۔ کیونکہ اس کا فیض تمام مخلوقات کو پہونچتا ہے۔ اور فلک چہارم جو ساتویں آسمانوں کے درمیان ہے اس کا قرارگاہ ہے۔ کواکب اور افلاک اور موالید کی روح آفتاب کی روح سے ہے۔ اور ان کا جسم اس کے نور جسم سے ہے۔ اور نیکوں کی بازگشت طرف اس کی یا کواکب کی جو اس کے مقرب میں ہو سکتی ہے۔ اور گنہگار عالم عنصری میں رہا کرتے ہیں"

شیدرنگی

اس فرقہ کا بانی ایک شخص شیدرنگی نام ایرانی پہلوان تھا۔ یہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف بلاتا اور کہتا تھا۔ کہ خود اور طبیعت خدا ہے۔ اس کے آئین پر آدمیوں اور جانوروں کا حال مثل گھاس کے ہے کہ جو دور ہو جاتے اور پھر اگتے ہیں۔

پیکری

اس مذہب کا بانی ایک شخص پیک نام ایران کا رہنے والا تھا۔ اس کا اعتقاد یہ تھا۔ کہ خدا آگ ہے۔ اس کے شعلوں سے ستارے ظاہر ہوئے۔ اور اس کے دھوئیں سے آسمان۔ چونکہ آگ گرم وخشک ہے۔ لہذا آگ کی گرمی سے ہوا جو گرم تر ہے۔ اور ہوا کی تری سے پانی جو سرد تر ہے اور پانی کی سردی سے مٹی جو سرد خشک ہے پیدا ہوئی۔ اور ان چاروں سے مرکبات تامہ و ناقصہ ظاہر ہوئے"

KHILAFAT LIBRARY

میلانی

اس فرقہ کا بانی ایک شخص میلان نام تھا۔ اسکا عقیدہ یہ تھا۔ کہ دراصل خدا ہوا ہے۔ جو گرم وتر ہے۔ اُس کی گرمی سے آگ اور تری سے پانی اور آگ کے شعلوں سے ستارے اس کے دھوئیں سے آسمان۔ اور پانی کی سردی سے زمین پیدا ہوئی وغیرہ۔

آلاری

اس فرقہ کا بانی آلار تھا۔ اس کا مذہب یہ تھا۔ کہ خدا پانی ہے۔ پانی کے جوش سے آگ ہوئی اور آگ سے آسمان اور کواکب

(خط و کتابت کے لئے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل معاف)

اور پانی کی تری سے ہوا۔ اور اس کی سردی سے خاک

KHILAFAT LIBRARY

شیدابی اس مذہب کا بانی شیداب نام ایک طبیب تھا۔ اس کا عقیدہ یہ تھا کہ حقیقی خدا خاک ہے۔ اس کی خشکی سے آگ ظاہر ہوئی۔ اور آگ سے آسمان اور ستارے وغیرہ اور اس کی سردی سے پانی۔ اور پانی کی تری سے ہوا جب چار عنصر آپس میں ملے۔ تو موالید ثلاثہ موجود ہوئے

آخشی اس کا یہ عقیدہ تھا کہ عنصریات کا مادہ ہی خدا ہے۔ یہ جو کہتے ہیں خدا سب جگہ موجود ہے اس سے وہی مادہ مراد ہے۔ اور جو یہ کہتے ہیں کہ سوائے خدا کے سب چیزیں فانی ہیں۔ اس سے یہی مراد ہے۔ کہ عنصر بدل جاتے ہیں۔ اور مادہ اپنے حال پر رہتا ہے۔ اس مذہب میں کوئی پُن اور پاپ نہ تھا۔ ان لوگوں کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ بیٹی۔ بھین اور ماں سے آمیزش کرنا ستودہ ہے۔ کیونکہ یہ واقف اور محرم ہیں اور غیر سے ملنا بے شرمی ہے۔ اور بعد جماع غسل کی ضرورت نہیں اس لئے کہ منی سے ہی سب جسم بنا ہوا ہے اسی طرح اور بھی ان گنت مت متناثر تھے۔ جن کا ذکر ہم اس جگہ باعث طوالت نہیں کر سکتے۔ نمونتاً کچھ مت متناثروں کے عقیدے ہدیہ ناظرین کئے گئے ہیں۔ اس سے اندازہ لگا لو کہ اس وقت ایران کے مطلع پر کسقدر دہریت اور مادیت کے گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے۔

غرضیکہ اسوقت مذہبی دنیا میں ایسی گڑبڑ اور کھل بلی مچی ہوئی تھی۔ کہ مہذب سے مہذب لوگ اس مسئلہ کے عقید تمند پائے جاتے تھے۔ اس زمانہ میں عبرانیوں کی مذہبی اور اخلاقی تاریخ میں شیطان بھی "اہرمن" کیطرح ایک رکن اعظم تسلیم کیا گیا تھا۔ لینارمنٹ صاحب اپنی تاریخ جلد ۲ صفحہ ۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو اصلاحیں دارا کے عہد حکومت میں زردشت مذہب کو نصیب ہوئیں۔ اگرچہ مدت تک اس کا اثر قایم رہا۔ لیکن آخر الامر اس کے مذہب کا بھی وہی حشر ہوا جو ہر ایک ایسے مذہب کا ہوتا ہے جس کے معتقدوں میں انسانی شرافت کا اعلیٰ جوہر یعنی ہمدردی نہیں رہتی اور نہ ہی ان میں مذہبی زیور یعنے صوفیانہ خیالات ہوتے ہیں۔ جو ایک عالمگیر مذہب کیلئے اشد ضروری ہیں:۔

پیغمبر اسلام کی بعثت سے پہلے گروہ کے گروہ فاتحوں کے مثل ایک طوفانی بگولے کے اس شاداب ملک (فارس) کو تہ و بالا کرتے ہوئے چلے گئے۔ اور کل نظام تمدن اور طریقہ اخلاق کو خاک میں ملا دیا پہلے اہل مقدونیہ نے اس ملک کو تہ و بالا کیا۔ اور اس کے بعد مختلف اقوام نے اس کو پامال کیا۔ اور پھر ایشیائی کوچک کی بہت سی وحشی قوموں نے جو کچھ یونانی تھیں اور کچھ ایشیائی اور کسی قاعدہ اخلاقی کی پابند نہ تھیں۔ فارس پر بار بار یورشیں کیں۔ اور اس پر طرہ یہ کہ خود فاتح جلد باز اور ناخدا ترس تھے۔ ان سب وجوہات سے زردشتی مذہب اپنی اصلیت کو کھو کر مغشوش ہو گیا۔ اور پھر تاریخ ثانی ملوک مصنفہ حمزہ اصفہانی کے صفحہ ۱۴۱۔ اور تاریخ ابن الاثیر جلد ۱ صفحہ ۱۸۲ پر لکھا ہے۔ کہ جب مقدونیہ کے بادشاہ سکندر اعظم نے شراب کے نشہ میں مست ہو کر شہر سوسہ میں آگ لگا دی۔ تو فارسیوں کی کل مذہبی کتابیں جلکر راکھ ہو گئیں غرض کہ اس ملک میں ظلم اور تعدی کا طوفان بہ رہا تھا۔ جسکی تاب کسی اہل فارس کو نہ تھی۔ اور وہ عذاب اور دکھ میں نالہ و زاری کر رہے تھے۔ بادشاہ سلقوسیہ کے عہد میں اس قوم کو برابر تنزل ہوتا گیا۔ الطیا قوس بادشاہ کفر اور شرک میں ایسا ڈوبا ہوا تھا۔ کہ یہودیوں کو موحد سمجھکر ان سے جلتا تھا۔ تو پھر پیروان زردشت کو جنکا مسلک اشتراقی تھا۔ بھلا کس طرح چین لینے دیتا۔ اور پھر بادشاہان "پارتھین" کے عروج میں مذہب زردشت کو بالکل زوال آگیا۔ جن صوبوں میں امن و امان تھا انمیں یہ دین صابئین اور قالدیوں کے مذاہب سے مخلوط ہو گیا۔ اور جہاں جہاں یہ دین اپنی ہیئت اصلی پر باقی رہا تو صرف ملاؤں کے دلوں میں رہا۔ جو ان مقامات میں جا کر چھپتے تھے جہاں کسی کا گذر نہ ہوتا تھا۔ اور آخر کار انہیں گوشہ نشین ملاؤں پر دین زردشت ختم ہو گیا۔ غرضکہ زردشت مذہب لوگوں کے دلوں سے اس طرح مٹ گیا جسطرح کہ گشتاسپ اور رستم کا نام ان کے صفحہ خاطر سے محو ہو چکا تھا۔

ایک نئے مذہب کا آغاز

الغرض دین زردشت کے خاتمہ ہونیکے بعد تاریخ۔ اصفہانی کے صفحہ ۴۶۔ اور تاریخ ابن الاثیر جلد ۲ صفحہ ۲۸۵۔ اور تاریخ حبیب السیر میں لکھا ہے کہ بہمن جو شیر کیخسرو کا بھائی تھا۔ اس نے اہل فارس میں اس معبود کی پرستش کو جاری کروایا۔ جسکا نام مصرا تھا۔ اور جو نیم مرد اور نیم عورت تھا۔ اور سب سے بڑا غضب تو اس وقت ہوا کہ جب صدی ششم عیسوی کے ابتدا میں ایک شخص مزدق نامی نے لوگوں کو حکم دیدیا کہ مال اور نسوان میں اسی طرح سب شریک ہو جائیں۔ جسطرح آگ اور پانی اور گھاس وغیرہ سب کا مشترکہ مال ہے اور کسی کی ذاتی ملکیت نہ رہے پاوے بلکہ ہر شخص اس دنیا کی رنج و راحت میں شریک ہو۔ تسلی کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ ابن الاثیر جلد ۱ صفحہ ۱۴۸۔ اور تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ۱۴۸۔ اور مالکم صاحب کی تاریخ فارس صفحہ ۱۰۴۔

پھر ایک فرقہ پیروان زردشت کا ایسا تھا جس میں بھینوں اور محرمات شرعیہ کے ساتھ شادی کرنا جائز تھا۔ اس رسم قبیح کے اعلان سے خود فارسیوں میں بھی جو لوگ پاک نفس تھے۔ ان کو کراہت معلوم ہوئی۔ مزدق اپنے تئیں زردشت کا خلیفہ کہتا تھا۔ آخر کو وہ مار ڈالا گیا۔ مگر اس کے مسائل جڑ پکڑ چکے تھے اور فارس سے وہ سب مغربی ملکوں میں پھیل گئے

ملاحظہ ہو گبن صاحب کی تاریخ زوال سلطنت روم جلد ۴ - باب ۵۲ - صفحہ ۸۸ مد۔

ان سب خرابیوں سے صاف ظاہر ہے کہ ان دنوں فارسیوں کے اخلاق کیسے خراب ہو گئے تھے۔ اور خود ان کی بداعمالیوں سے انپر بہت جلد زوال آگیا فارس میں جہاں ایک طرف مذہبی دنیا کے مطلع پر گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے۔ وہاں دوسری طرف تمدنی حالت بھی بالکل ملیا میٹ ہو چکی تھی النانی مذہب جاری کئے گئے۔ جنہوں نے بجائے "وحدانیت" کا سبق دینے کے مادہ پرستی اور عناصر پرستی سے لوگوں کو دہریّت کے چاہِ ضلالت کی طرف کھینچا۔ اور بجائے روحانی زندگی پیدا کرنے کے نہایت بیدردی کے ساتھ فسق و فجور کے تند طوفان میں پھینکدیا۔ یہ حالت بالطبع اس بات کا تقاضا کر رہی ہے۔ کہ کوئی ایسا روحانی گیان کا داتا پیدا ہو جو دنیا کو اس فسق و فجور کے طوفان سے نکال کر روحانی زندگی بخشے اور دہریّت کے چاہِ ضلالت سے نکال کر ایک وحدہٗ لاشریک سے لگن لگادے۔

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ + زکوٰۃ + رسالہ

ویدوں میں توحید

آریہ گزٹ اپنے ۵ پھاگن کے ایشو میں لکھتا ہے۔ کہ اگنی۔ وایو۔ آدی مختلف دیوتا نہیں بلکہ ایک ہی پرماتما کے مختلف نام ہیں۔ جو لوگ ویدوں کے پرمان مانتے ہیں۔ ان کے لئے تو وید ہی فیصلہ کر دیتا ہے۔ پرمیشور ایک ہے۔ پرنتو ودوان اُسے انیک ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ اُسے اندر متر اور ورن کہتے ہیں۔ وہی اگنی ہے۔ یم ہے۔ ماترشوا ہے" مگر رگوید کے پہلے ادھیائے پہلا منڈل دوسرا سوکت کے دوسرے منتر کے شروع میں سوامی جی لکھتے ہیں۔ کہ متر اور ورن دو دیوتے ہیں۔ خوب ایک الیشور کے سوائے کئی دیوتے نظر آگئے۔ بیشک حق حق ہے۔ آخر پھوٹ نکلتا ہے۔ اور پھر رگوید کے پہلے منڈل کے پہلے سوکت کے پانچویں منتر میں۔ یہ صاف لکھا ہے۔ کہ اگنی دیوتاؤں کے بلانیوالا ہے۔ وہ اس یگیہ میں دیوتاؤں کے ساتھ یہاں آجاوے"

پنڈت دیانند نے بھی یہی معنے کئے ہیں۔ اگر اس جگہ ہم بقول آریہ گزٹ کے فاضل ایڈیٹر لالہ دیوان چند صاحب ایم۔ اے دیوتا کو الیشور مانکر یہ معنے کریں کہ الیشور (اگنی) جو الیشوروں کو بلانیوالا ہے وہ معہ الیشوروں کے یہاں آجائے۔ سماجی دوست خواہ کتنی ہی تاویلوں اور چالوں سے کام لیویں۔ مگر وہ ویدوں سے توحید کبھی بھی ظاہر نہیں کر سکتے ہاں ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے کبھی ویدوں کی شکل نہیں دیکھی۔ ان کے سامنے ویدوں میں توحید پکار پکار کر اپنے دام میں پھنسالیویں۔ مگر وہ لوگ جو ویدوں یا ویدوں کے تراجم کو پڑھ چکے ہیں وہ ہرگز ہرگز اس پھندے میں نہیں آسکتے۔

اس وقت کل روئے زمین کی مذہبی کتب میں سے صرف قرآن شریف ہی کو یہ فخر ہے کہ اس کی ہر ہر سطر اور ہر ہر لفظ سے توحید ٹپک رہی ہے۔

شاباش

آج کل جبکہ لوگ امن امن کی پکار پکار رہے ہیں۔ اور ہمیدہ طبقہ میں ہندو اور مسلمان کی مصالحت کی تجویزیں سوچی جارہی ہیں۔ اور خود آریہ سماج میں بھی بہت سے ایسے دوراندیش لوگ پیدا ہوتے جارہے ہیں۔ جو پنڈت دیانند کی اس تعلیم کو جو آپ نے ستیارتھ پرکاش میں دیگر مذاہب کی نندیا اور کھنڈن کر کے اور ان مذاہب کے بانیوں کی شان میں درشت کلامی سے ان کے پیروؤں کے دل کو دکھایا ہے۔ افسوس ظاہر کر رہے ہیں۔ مگر دوسرے طرف ہندوستان کا صلح کل اور ہر دلعزیز ایڈیٹر اپنے ۱۷۔ فروری کے لیڈنگ آرٹیکل میں زور دے اس بات کی تائید کر رہا ہے نہ صرف تائید ہی بلکہ اپنے ہم مشرب اور ہم خیال لوگوں کو ایسا کرنے کی سخت ترغیب دے رہا ہے کہ آریہ سماج" کے بانی نے ایسا کرنے میں۔ ہندو ازم پر ایک بے بہا احسان کیا ہے۔ جو اس نے غیر مذاہب پر نکتہ چینی کر کے ان کی کمزوریوں کو بہانے بہانے ہندوؤں پر آشکارہ کیا ہے" آہ! افسوس اس وقت جبکہ چاروں طرف اتحاد و اتحاد اور اتفاق کی آواز گونج رہی ہے اس وقت اپنے ہم جنسوں کے سامنے یہ پیش کرنا۔ کہ ایسا کرنے میں سوامی دیانند نے ہم پر بہت احسان کیا ہے۔ یہ امن عامہ میں خلل نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ مگر افسوس تسپر بھی بعض بہانے بہانے سکھ مسلمان علیحدگی وغیرہ ہندوستان کو خرید رہے ہیں

یہ کون صاحب ہیں!

ایک صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میرے نام کا اخبار طفیل حسین صاحب پٹواری چک نمبر ۳۸ کے نام جاری کیا جاوے۔ مگر اپنا نام اور پتہ بالکل نہیں لکھا۔ اس صورت میں ہم ان کے خط کی تعمیل کرنے سے قاصر ہیں۔ جس صاحب کا یہ خط ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ فوراً اپنے نام اور پورا پتہ معہ نمبر خریداری سے مطلع فرماویں تاکہ ان کے حکم کی تعمیل کی جاوے (مینیجر "نور" قادیان)

ہمعصر پرکاش سے شکایت

اگر نور کیساتھ کبھی کوئی ضمیمہ وغیرہ چھپتا ہے تو ہم باقاعدہ ہمعصر موصوف کی خدمت میں بھیجدیا کرتے ہیں۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے۔ باوجودیکہ ہمعصر موصوف کی خدمت میں . . . . باقاعدہ پرچے بھیجے گئے تھے مگر جب ان کی طرف سے یہ شکایت پہنچی کہ ہمیں دو نمبر نہیں پہونچے تو ہم نے اپنے دفتر کے فائل سے وہ دو نمبر نکلوا کر ہمعصر موصوف کی خدمت میں بھیجدیئے۔ مگر کسقدر حیرت کی مقام ہے کہ پچھلے دنوں پرکاش نے ایک ضمیمہ اپنے اخبار میں شائع کیا۔ مگر باوجود ہمارے خط بھیجنے کے بھی آپ نے ضمیمہ نہ بھیجا۔ کیا

KHILAFAT LIBRARY

بقول ہمعصر جیون تت کے یہ اخفا اس لئے ہے کہ آریہ سماج کی اندرونی حالت کے راز ہم تک نہ پہونچیں۔ کیا ہمارے اُن سے ناواقف رہنے سے آریہ سماج کی رکھشا ہو جائیگی۔ کیا کسی مریض کی موت کا باعث اس کا مرض نہیں ہوتا؟ بلکہ اس مرض کا کسی غیر کو پتہ لگ جانا مریض کی موت کا موجب ہوتا ہے۔ اگر ہمارے ہمعصر کا ایسا خیال ہے۔ تو وہ سخت غلطی پر ہے!۔ اس کے علاوہ کیا ہمارے ہمعصر سے یہ کوئی چھپی ہوئی بات ہے۔ کہ آریہ سماج کی اندرونی حالت دنوں دن جسقدر تباہ ہو رہی ہے۔ اس پر پردہ پوشی کی کوشش کرنا ایک لاحاصل امر ہے!

مسافر آگرہ کی شرافت

ہم سخت حیران ہیں۔ کہ مذہب جو ایک شائستی کا منبع ہونا چاہیئے تھا۔ اور جسکے تابع ہو کر انسان کو نفسانی خواہشات کو کچلکر اپنے مذہب کی صداقت کو محبت بھرے الفاظ میں اپنے سے غیر مذاہب کے پیش کرنا چاہیئے مگر ہم اس کی بجائے کیا دیکھتے ہیں۔ کہ بعض لوگ نفسانی خواہشات کا شکار ہو کر یا بالفاظ دیگر ہمیشہ پرکاش کے اپنے خریداروں کے لئے چٹ پٹا مصالحہ مہیا کرنے کے لئے ایسے رکیک الفاظ اور گندہ ذہنی پر اُتر آتے ہیں۔ کہ جسے بازار کے آدمی بھی سنکر کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے جنگل کو بھاگتے ہیں۔ ہم نے نور کے نمبروں میں جو وید بھاش پر سرسری نظر کا سلسلہ شروع کیا ہے اس میں ایک طرف مشرقی اور مغربی سنسکرت کے علماء فضلاء مثلاً پنڈت روپیش چندر دت اور ڈاکٹر میکس مولر اور پروفیسر روتھ وغیرہ نے جو وید منتروں کا ترجمہ کیا ہے۔ اس کو درج کر کے اور اس کے بالمقابل "رشی" دیانند کا ترجمہ درج کر کے یہ ظاہر کیا تھا۔ کہ ان ہر دو تراجم میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جہاں مشرقی اور مغربی سنسکرت کے علماء ویدک منتروں کے لئے قریب قریب یکساں ترجمہ کرتے ہیں۔ وہاں پنڈت دیانند صاحب اسی منتر کا ایسا بے جوڑ ترجمہ کرتے ہیں۔ جو ویدوں کی اصلی عبارت سے کوسوں دور ہے۔ اس پر بجائے اس کے کہ مسافر آگرہ دلایل سے کام لیتا۔ اور معقولیت کیساتھ ہمارے دلایل کو توڑتا۔ اُلٹا ہمیں گالیاں سنانیکے لئے تیار ہو گیا چنانچہ آپ کی گوہر فشانی کے کچھ نمونے ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں تاکہ آپ دیکھ سکیں کہ آریہ دھرم کے دم بھرنے والے کس رنگ میں رنگین ہیں اور کس طرح کے اخلاق کے

کاذب۔ افترا پرداز۔ تنگ و تاریک کور

جاہل عیار۔ جمہ جمعہ آٹھ

روز کا بچہ۔ لچر۔ فسق و فجور کی

پیروی کرنیوالا۔ کنونکیں کا مینڈک "وغیرہ وغیرہ

آہ افسوس! کیا مذہب یہی سکھلاتا ہے؟ اب ہم ان گالیوں کا کیا جواب دیں۔ ہمارا پاک مذہب تو یہ ہدایت کرتا ہے کہ تم بھولے سے بھی کسی کے مذہب کی پتھر کی مورتی کو بھی بُرا نہ کہو۔ اس لئے ہم گالیوں کا جواب گالیاں ہرگز ہرگز دینے کے لئے تیار نہیں یہ مسلک آپ کو اور آپ کے دوستوں کو ہی مبارک رہے۔ جنہوں نے آپ کو گالیاں دینے کی مشین بنا رکھا ہے۔ افسوس کہ اسی اخبار کے سات صفحہ پر مسافر نے عیسای صاحبان کے حق میں بھی وہ ناروا اور درشت کلامی سے کام لیا ہے۔ جسکو پڑھ کر ہم انگشت بدہن رہ گئے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر مسافر آگرہ بجائے اس درشت کلامی اور دریدہ دہنی سے دوسرے مذہبوں کا کھنڈن کرنیکے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرتا۔ مگر کرتا کہاں سے؟ جب ستیارتھ پرکاش میں آریہ سماج کے بانی نے مسلمانوں عیسائیوں سناتنیوں۔ جینیوں۔ اور بدھوں وغیرہ کو پانی پی پی کر کوسا ہے۔ تو پھر یہ خوبیاں کہاں سے لائیں؟[1]

جب تک ستیارتھ پرکاش میں یہ تعلیم موجود ہے ہم اس مت کے پیروؤں سے کبھی بھی یہ اُمید نہیں کر سکتے کہ وہ دریدہ دہنی اور درشت کلامی کو چھوڑ کر سلامتی کی راہ اختیار کر کے ملک میں "امن" کا پرچار کریں گے۔

مسافر آگرہ کا ہمدان ایڈیٹر

مسافر آگرہ نے وید بھاش کی قلعی کھلتے ہوئے دیکھ کر نہایت گھبراہٹ کیحالت میں ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے۔ یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ تم سنسکرت سے جاہل ہو۔ مگر وہ خوب سمجھ لیں کہ اسطرح سے ہزار طاقت لگا کر اور ہزار دفعہ ہمیں سنسکرت سے جاہل وغیرہ کہکر کسی واقعات پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔ مسافر آگرہ کا یہ کہنا کہ تم سنسکرت سے جاہل ہو۔ یہ تو وہ ہو مگر ہم مسافر آگرہ کے ہمدان ایڈیٹر سے یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ کو بنے سنسکرت کے سکالر ہیں جو "انوسار" کو ہمیشہ "انسار" لکھا کرتے ہو۔ اور اس کے علاوہ وہ سینکڑوں اشخاص جو پنڈت دیانند کے پیرو ہیں۔ جنہوں نے سنسکرت یا ہندی کا پڑھنا تو درکنار کبھی ویدوں کی شکل بھی نہیں دیکھی۔ وہ کس بل سے پنڈت دیانند کے وید بھاش کی تائید کرتے ہیں۔ جب ایسی صورت ہے تو انصاف پسند اصحاب سمجھ سکتے ہیں کہ کہاں تک ان کی رائے اس معاملہ میں قابل وقعت ہو سکتی ہے۔ ہم نے اپنی تائید میں جن لوگوں کے حوالے پیش کئے ہیں۔ وہ سنسکرت کے مستند عالم ہیں۔ مثلاً پنڈت روپیش چندر دت اور ڈاکٹر میکس مولر۔ اور پروفیسر روتھ۔ اور ڈاکٹر ردسن وغیرہ۔ مسافر آگرہ جنکا پاسنگ بھی نہیں۔

مسافر آگرہ کی ہٹ دھرمی

نور نمبر ۹ صفحہ ۱ پر

ہم نے لکھا تھا کہ رگوید منتھا پہلا اوھیائے انوک اسکت اول کے دوسرے منتر میں درج ہے کہ اگنی دیوتا پہلے رشیوں کے نزدیک تعریف لائق تھے۔ نئے رشیوں کے نزدیک بھی تعریف کے لائق ہیں۔ اور وہ دیوتاؤں کو اس یگیہ میں لے آویں اب اس منتر کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ اس

[1] آریہ سماج کے لیڈر خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ نوے فی صدی نوجوان آپکو ایسے ملینگے جنہوں نے کہ دیگر دھارمک گرنتھ تو درکنار ستیارتھ پرکاش تک بھی مطالعہ نہیں کیا (نور نمبر ۱۰۔ اگست ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۵)

منتر یعنے وید کے بننے سے پہلے اور رشی بھی موجود تھے جنکی طرف یہ اشارہ ہے۔ چنانچہ نروکت میں صاف لکھا ہے۔ کہ اگنی جو پہلے رشیوں کے نزدیک ثناء کے قابل ہے اور ہم جو ان کی نسبت نئے رشی ہیں ہمارے نزدیک بھی ثناء کے قابل ہے۔ وہ دیوتاؤں کو یہاں بلالاوے۔ اس سے دو باتیں ظاہر ہیں کہ وید سرشٹی کے ابتدا میں ظاہر نہیں ہوئے۔ اور دوم یہ کہ ایک زمانہ کے بعد کے رشیوں نے یہ منتر رچے یعنی مدہو چھندا وغیرہ جو ہم کے اندر آتے ہیں نہ کہ اگنی بایو وغیرہ نے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وید ہرگز ابتدائے آفرینش کی کتاب نہیں اور دوم نہ ہی وید بتصریح یاسکاچاریہ اسبات کا مدعی ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں کیونکہ ویدوں کے منتر بنانیوالے مدہو چھندا وغیرہ رشی تھے۔ نہ کہ الیشور"

تیسرے منتر میں اگنی کی برکت سے جس میں صرف دھن اور عزت اور بہادر آدمی کے ملنے کا ذکر ہے اسکو پنڈت دیانند جی نے الیشور کی طرف منسوب کرکے الیشور کی طرف سے اُپاسنا کا پھل علم وغیرہ بتایا ہے جس سے الیشور اُپاسنا یا خدا کی دعا کا اعلیٰ روحانی مطلب ظاہر ہے

(۵) پنڈت دیانند جی بجائے اس کے کہ الیشور کیا ہے یا اس کی صفات وغیرہ کا ذکر کرتے اپنے بھاش میں بہت سے خود تراشیدہ الفاظ اور بے مطلب باتوں کو خواہ مخواہ بیچ میں لے آئے ہیں۔ مثلاً پھر کئی دفعہ پرمانوں کے ذریعے سرشٹی کا بننا چاروں ویدوں کا پرکاش اور نئی دلیل اور کاموں میں ٹھہرنے والے پران۔ مطلب کو دیکھنے والے عالم ان لوگوں کی دلیل اور وجوہات میں رہنے والے پران اور رہے انگرا یعنی کائنات کے عنصرین وغیرہ اشیاء کو الیشور اور جسم کے اعضاء کو ہمہ داں طور سے اس کی شکل میں ہوکر (کیا جسم کی شکل ہوکر؟) حفاظت کرنے والے سے ہے سب کے دوست پرمیشور وغیرہ وغیرہ (مفصل دیکھو چھٹے منتر کا دیانندی ترجمہ نور کے نمبر میں) پچھلے فقرے میں الیشور کی الیشور حفاظت کرنے کا عجیب

KHILAFAT LIBRARY

معما ہے!

(۴) علوم وفنون نکالنے کے لئے پنڈت دیانند جی جو چال چلے ہیں یعنی کُل دعائیہ فقرے کو بدل ڈالا ہے اور ہے یا اے اگنی کو بالکل اُڑا دیا ہے بذات خود یہ ایک افسوسناک امر ہے۔ مگر ان کا علوم بھی دیکھئے پہلے منتر میں لکھا ہے اور ان چیزوں کے پیدا کرنیکے وقت سے پیشتر بھی توڑنے۔ قبول کرنے اور کشش وغیرہ اوصاف رکھنے والے دیوی اگ کی ہم بار بار خواہش کرتے ہیں۔

خوب! چیزوں کے پیدا یا بنائے جانے سے پیشتر خود آگ یا اس کی صفات کہاں سے آگئیں۔ اگر پنڈت صاحب سائنس جانتے تو ایسا نہ کہتے جو آگ کو مرکب دو اشیاء یعنی گاسوں کا بتلاتا ہے۔ پھر چوتھے منتر میں لکھا ہے۔ ویسے جو دیوی آگ زمین وغیرہ چیزوں کے ساتھ بہت سے نقصوں سے علیحدہ ہوکر حسن وزوال وغیرہ نقصوں سے مبرا کاریگر یا کارخانے والے یگ کو سب طور سے جدا کرتا ہے۔

یہاں اول کارخانہ جات کو زوال وغیرہ نقصوں سے مبرا کہا گیا ہے۔ اور دوسرے زمین وغیرہ کی چیزوں کے ساتھ ملکر آگ کے بہت سے نقصوں کا دور ہوجانا بتلایا گیا ہے۔ کونسے بہت سے نقص؟

کیا عجیب وغریب اور نادر علوم وفنون کا اُپدیش ہے جو بھلا کسی دوسری کتاب میں کہاں مل سکتا ہے۔

غرض ناظرین پہلے سوکت کے کل منتروں کے دیانندی ترجمہ کو پڑھ کر اس کی اصل کیفیت دیکھ سکتے ہیں کہ کیسا اعلیٰ روحانیت سے پُر ہے (جس میں گناہ سے نکلنے کا مطلق ذکر نہیں ہے اور اس میں علوم وفنون کی کیسی اعلیٰ تعلیم ہے اور ساتھ ہی اس کے اصل ترجمہ کو پڑھ کر اور ہمارے نوٹوں کے ذریعے ویدوں کی نسبت ٹھیک رائے قائم کرسکتے ہیں۔

پہلے سوکت میں ۹ منتر ہیں اور ان ۹ کا دیوتا اگنی ہے اگنی ہی کی حمد یا استتی وغیرہ ان میں درج ہے

پانچویں منتر میں اگنی دیوتا سے صاف درخواست کی گئی ہے کہ وہ یگ میں (یہاں) دیوتاؤں کے ساتھ آوے" لفظ دیوتا کی جگہ نئے دیانندی معنوں کی رو سے "عالم رکھدیں" تو بھی یہ کہنا کہ ہے پرمیشور تم معہ عالموں کے یہاں آؤ اس یگیہ میں آؤ بیہودہ بات ہے۔ خاصکر جبکہ سرشٹی (دنیا) کے شروع میں یہ منتر اترا تھا۔ اُسوقت عالم کہاں سے اور کونسے آجاتے۔ اس کے علاوہ چھٹے منتر میں صرف "آگ کے انگارے" مخاطب کئے گئے ہیں۔ جبکہ بلاسند نروکت دیانند جی نے بالکل بے سروپا اُلٹا ہے پس ان منتروں سے دیوتا اور آگ پرستی تو بین طور سے ثابت ہے۔ الیشور پرستی ہرگز نہیں

(۲) اس سوکت میں استوتی یا پرارتھنا جو کچھ اس کا نام رکھو دھن اور دولت وغیرہ کی بات ہے۔ مگر فسق وفجور سے نکلنے اور گناہ سے بچنے کا کہیں بھی ذکر نہیں۔

بجائے اس کے کہ مسافر آگرہ معلوم ہے

ہم پراسبات کو واضح کرتا۔ کہ ویدوں میں دیوتا پرستی نہیں۔ بلکہ کیول الیشور پرستی ہے الٹا یہ کہنا شروع کردیا کہ تم سنسکرت ودیا سے کورے ہو۔ مگر کیا پنڈت رومیش چندر دت اور ڈاکٹر میکس مولر بھی سنسکرت ودیا سے کورے ہیں جو پنڈت دیانند بھی اپنی بات کو وزنی ثابت کرنے کے لئے اُن کے اقوال کی شہادت کی سند دیا کرتے تھے

دوسرے منتر کا ترجمہ جو سنسکرت کے علما پنڈت رومیش چندر دت اور ڈاکٹر میکس مولر اور.... ..... نے کیا ہے وہ یہ ہے :-

"ایسا ہو کہ اگنی جسکی مہما زمانہ قدیم اور زمانہ حال کے رشی کرتے چلے آئے ہیں۔ دیوتاؤں کو اس طرف متوجہ کرے"

اگر مسافر آگرہ میں کچھ بل اور طاقت

ہے تو وہ اس منتر سے ذرا توحید ظاہر کرکے دکھلادیں مگر شرط یہ ہے کہ لفظی ترجمہ ہوگا۔ من گھڑت تاویلوں

(نوٹ) حضرت صاحب کی طبیعت الحمدللہ بہت اچھی ہے اب حضور بغیر کسی کے سہارے کے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہیں۔ احباب کثرت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو پوری طاقت عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین

اور خود ساختہ دلایل سے الگ تھلگ ہو کر۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ سوائے گالیوں کے مسافر آگرہ کے پاس اور کوئی جواب قطعًا نہیں

مُسافر بھول گیا

آگے چلکر مسافر لکھتا ہے۔ کہ جو ویدک اصطلاح کے قاعدہ سے وید منتر پر مفسر رشی کا نام درج ہے اسکی اصلیت سے ناواقف ہونے پر منتر در نشار رشی کو مصنف سمجھنا فاش غلطی ہے۔" چہ خوب مسافر کا یہ لکھنا کہ وید منتروں کے اوپر جن رشیوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ وہ ان کے بنانیوالے نہیں۔ بلکہ جس رشی نے جس منتر کے ارتھوں کا پرکاش کیا ہے۔ اس کے ساتھ اسی رشی کا نام چلا آتا ہے۔ یہ ایک ایسی گھتھلٹ ہے۔ جو ذرا سے تدبر سے اسکی قلعی کھل جاتی ہے۔ مثلاً ہم پوچھتے ہیں کہ جس حالت میں وید سرشٹی کے ابتدا میں ظاہر ہوئے تھے۔ اور اس وقت پنڈت جی کی منگھڑت کہانی کے بموجب سوائے چار رشیوں کے اور کوئی اس کا ارتھ (مطلب) قطعًا نہیں جانتا تھا۔ تو پھر ان بیسیوں رشیوں کے نام ویدوں میں کہاں سے آگئے جو آجتک برابر درج چلے آتے ہیں۔ ان چار منگھڑت رشیوں میں سے (جن پر بقول پنڈت دیانند کے یہ وید نازل ہوئے تھے) کسی رشی کا نام رگوید کے پہلے منتر پر کیوں درج نہیں۔ اگر کہو کہ اُن پر وید کے منتر ضرور ظاہر ہوئے تھے مگر ان کے ارتھ (معنے) ظاہر نہیں ہوئے تھے تو یہ ایک لغو بات ہے۔ اور اگر معنے ظاہر ہوئے تھے تو جنپر معنے ظاہر ہوں انکا نام ویدوں میں درج ہونا ضروری تھا تو پھر رگوید کے شروع کے منتر میں بجائے اُدھو چندا رشی کے اگنی یا وایو یا ادت یا انگرا میں سے کسی کا نام درج کیوں نہیں ہے۔ وید منتروں پر جن رشیوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ اگر وہ ان کے مصنف نہیں بلکہ صرف ان کے ارتھ جاننے والے ہیں تو کیا سرشٹی کی پیدائش سے آجتک سوائے ان رشیوں کے ویدوں کے ارتھوں کو اور کسی رشی نے نہیں سمجھا اور اگر سمجھا ہے تو پھر ان کے نام اس میں درج کیوں نہیں ہوئے؟ جن رشیوں کے نام وید منتروں کے اوپر درج ہیں اگر وہ ان کے بنانے والے نہیں بلکہ صرف ان کے ارتھ جاننے والے ہیں۔ تو اُن کے جاننے اور بتلائے ہوئے ارتھ وید منتروں کے نیچے درج کیوں نہیں ہیں؟ دراصل آپ سخت بھول میں ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

میاں مسافر بائیں نہیں دائیں

پھر رگوید کے پہلے سوکت کے منتروں کے اوپر جو صاف لکھا ہے کہ اس کل سوکت کے منتروں کا اگنی دیوتا ہے اگر اس دیوتا کے وہی معنے لئے جائیں۔ یعنی عارف یا دوان تو پھر یہ کچھ ضروری نہیں ہے کہ وہ منتر ایشور کیساتھ ہی منسوب کئے جائیں جبکہ دوان (عالم) تو سینکڑوں انسان بھی ہوتے ہیں۔ اور اگر اگنی کے معنے صرف دیوی آگ کے لئے جائیں جیسا کہ پنڈت دیانند نے دونوں منگھڑت معنی لکھے ہیں۔ تو کیا سمجھدار آدمی کے لئے یہ لغو یا تبصرہ نہیں۔ کہ ایک ہی منتر اپنے کُل مطلب کے لحاظ سے خدا کے صفات کے ساتھ بھی ٹھیک ہو جاوے اور پھر دنیوی آگ کے ساتھ بھی تطابق کہا جاوے پھر پانچویں منتر میں تو صاف لکھا ہے کہ اگنی دیوتاؤں کے بلانیوالا ہے۔ وہ اس یگیہ میں دیوتاؤں کے ساتھ آوے۔" اب اس کا یہ ترجمہ کرنا کہ ایشور معہ عالموں کے یہاں آوے۔ کسقدر مضحکہ خیز ہے پھر سورج۔ سرسوتی۔ ہوا وغیرہ کو ایشور یا عالم وغیرہ بنا کر منگھڑت معنے بنا لینا کس قدر افسوس ناک امر ہے۔ یہ چند باتیں ہم نے ایڈیٹر مسافر آگرہ کے منگھڑت ہوائی قلعہ کے چکنا چور کر دینے کے لئے لکھ دی ہیں۔ آئندہ جس قدر بھی وہ منگھڑت ہوائی محل بنائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ "نور" اپنی منور کرنوں سے اُسے چکنا چور کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہے۔ مگر اصل مطلب ہمارا یہ ہے کہ ہمارے آریہ بھائی خصوصًا اور دیگر لوگ عمومًا پنڈت دیانند کے وید منتروں کے ترجمہ سے واقف ہوں۔ اور دلیل کے لئے وید منتروں کو ایشور کی طرف سے بھی فرض کر کے ایک دفعہ دیکھیں۔ تو سہی کہ ویدوں میں کیا کیا روحانی صداقتیں اور ہدائتیں موجود ہیں۔ کہ جن پر اس قدر ناز کیا جاتا ہے

ایک غلطی کی اصلاح

نور نمبر ۱۱ کے صفحہ ۸ کے ۳ کالم پر گرنتھ صاحب کی شرح میں اکال مورت کے معنے مورت سے پاک کئے گئے۔ یہ کاتب کی غلطی سے ایسا لکھا گیا۔ دراصل اکال مورت کے معنے "موت سے پاک" کے ہیں سو ناظرین یہ غلطی درست کر لیں۔" منیجر نور"

کس کس نے اپنا فرض ادا کیا

اس ہفتہ میں حسب ذیل احباب اکرام نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرمائی جزاک اللہ احسن الجزاء۔ چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے (۱) خریدار مولوی محمد علی صاحب چک نمبر ۴۳ (۲) خریدار۔ ایک واجب الاحترام بزرگ جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنے سے منع فرمایا ہے (۲۰) خریدار اسی قدر خریدار براہ راست ہوئے۔ گویا اسوقت تک ۱۴ سابق + ۳ = ۱۷۔ خریداروں نے اپنا فرض ادا کیا۔ ابھی ۸۰۰ - ۱۷ = ۷۸۳ خریداروں پر یہ فرض یوں کا دوں ہی ہے۔ ہم ان کی خدمت میں پھر عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ نور کو ہفتہ وار کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بہت جلد اپنے فرض سے سبکدوشی حاصل کریں۔ کیا ایک خریدار کا پیدا کرنا بھی کچھ مشکل ہے۔ ہمت مردان۔ مدد خدا۔ اسی ضمن میں ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ نور جناب چوہدری غلام احمد صاحب بی۔ اے کا خصوصیت سے مشکور ہے جو اب تک تقریبًا ایک درجن خریدار دے چکے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی اور خریدار بہم پہونچانیکا وعدہ فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ

آدگرنتھ کی شرح

نمبر ۴

آد سچ ਆਦਿ ਸਚ

معنے:۔ ظہور عالم سے پیشتر بھی حق تھا۔

شرح چونکہ اس کے پہلے باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کی ہدایت فرما چکے ہیں کہ کوئی دیوی دیوتا یا مورتی وغیرہ پوجے جانیکے لایق نہیں۔ سوائے اس ذات حق کے۔ سوائے لوگو تم اس نام حق کا ورد کرو۔ اب اس ورد کی تشریح فرماتے ہیں۔ کہ تم اس نام حق کی حمد وثنا کرو۔ جو ظہور عالم سے پیشتر اور ازل سے حق ہے۔ جب یہ سرشٹی نہ تھی اس وقت بھی اس کی پاک ذات موجود تھی۔ سو باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عقیدہ اسلام سے لیا ہے جیسا کہ ہر ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہے۔ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ھو الاول والآخر یعنے وہ سب سے پہلے ہے۔ اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ اور وہ سب سے آخر ہے یعنے اس کے بعد اور کوئی چیز نہ ہوگی۔

جگادسچ ਜੁਗਾਦਿ ਸਚ

عالم کے ظہور کے وقت بھی حق تھا۔

شرح۔ وہ ذات تو ایسی پوتر اور پاکیزہ ہے جو ظہور عالم کے پیشتر بھی حق تھی۔ اور ظہور عالم کے وقت بھی حق تھی۔ یہ دونوں صفات زمانہ ماضی سے متعلق ہیں۔ کوئی بت پرست کبھی یہ دعوےٰ نہیں کرسکتا۔ کہ اس کا بت ظہور عالم سے پیشتر بھی حق تھا۔ اور ظہور عالم کے وقت بھی حق تھا۔ یہ فخر صرف واحد کو ہی ہے۔ دراصل جس زمانہ میں باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے۔ اس وقت شرک اور بدعت کا طوفان عین ٹھاٹھوں پر تھا یہی وجہ ہے کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہر ہر شلوک اور بانی میں بت پرستی کا کھنڈن کرتے ہوئے۔ توحید کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔

پھر فرماتا ہے ھو الحی القیوم یعنے وہ ہمیشہ زندہ ہے اور دوسری چیزوں کا بھی وہی سہارا ہے۔ پھر فرماتا ہے کل من علیھا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ یعنے ہر ایک چیز جو زمین پر ہے فناہ ہونیوالی ہے صرف تیرے رب کی ذات باقی رہے گی۔ جو صاحب بزرگی اور صاحب انعام ہے۔ پھر فرماتا ہے کل شئی ھالک الا وجھہ یعنے ہر ایک چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ سوائے اللہ تعالےٰ کی ذات کے

ہے بھی سچ ਹੈ ਭੀ ਸਚ

اب بھی حق ہے

شرح۔ یہ صفت زمانہ حال سے متعلق ہے یعنے جیسے وہ زمانہ ماضی میں حق تھا۔ ویسے ہی زمانہ حال میں بھی حق ہے۔ اور پھر فرماتے ہیں:۔

نانک ہوسی بھی سچ ਨਾਨਕ ਹੋਸੀ ਭੀ ਸਚ

اے نانک آئندہ بھی وہ حق ہوگا۔

شرح۔ خدا کی یہ صفت زمانہ مستقبل سے متعلق ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ رب العالمین تینوں زمانوں میں حق ہے وہ کبھی متغیر اور متبدل نہیں ہوتا۔ اس جگہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے بت پرستوں کو مخاطب کرکے ست نام کی تفسیر فرمائی ہے۔ بت پرست لوگ بتوں سے مرادیں مانگا کرتے ہیں۔ بتوں کو بمنزلہ خدا کے سرد شکتی مان اور قادر مطلق وغیرہ سمجھتے تھے۔ سو باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کیا تم ایسے بتوں پر ایسا یقین رکھتے ہو جو ذرا سی ٹھیس سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ ان بتوں کو چھوڑ دو۔ اور اس ست نام (ذات حق) کا ورد کرو۔ جو آد یعنی پیشتر ظہور عالم کے بھی حق تھا۔ اور بوقت ظہور عالم کے بھی حق تھا اب بھی حق ہے۔ اور آئندہ بھی وہ "حق" ہے ست پدارتھ وہی ہوتا ہے۔ جو تینوں زمانوں میں حق ہو۔ یہ عقیدہ مسلمانوں کا ہے۔ وید اس کا کسی شرتی اور کسی منتر میں بھی دعوےٰ نہیں کرتا۔ یہ فخر صرف قرآن شریف کو ہی ہے۔ جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ بان اللہ ھو الحق یعنے اللہ تعالیٰ ہمیشہ حق ہے فتعلی الملک الحق بلند ہے بادشاہ جو ہمیشہ حق ہے۔ دیکھئے باوا صاحب اس جگہ اپنے ہر ایک شلوک اور بانی کو قرآن شریف سے اخذ کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف کی مہما حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے روم روم میں رچ چکی تھی۔

پھر اس کے آگے سری محورو نانک رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ رضا و تسلیم کی بزرگی کو بیان فرما کر اس کو اختیار کرنے کی ہدایت فرماتے ہیں۔

پوڑی اوّل

ਸਚੁ ਸੋਚ ਨਾ ਤੁਧੁ ਭਾਖੀ ਕੋਇ
ਸਚੁ ਸੋਚੀ ਸਚੁ ਭਾਖਣਹਾਰ

سوچیں سوچ نہوئی جے سوچیں لکھ وار
فکر کرنے سے اسکا فکر نہیں ہوسکتا۔ چاہے لاکھ دفعہ فکر کریں

شرح:۔ اگر انسان چاہے کہ میں ذات حق کی کنہ کو فکر کے ذریعہ دریافت کرلوں۔ تو یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ تو بے انت یعنی لامحدود۔ اور غیر متناہی ہے۔ اور لامحدود چیز کا محدود چیز کی حیطہ میں آنا سراسر ناممکن ہے۔ انسان اپنے ناقص فہم و ادراک میں اس قدرت مطلق اور محیط کل کا ایک ذرہ بھی اپنے ذہن میں نہیں لاسکتا۔ بقول سعدی رحمۃ اللہ علیہ ؎

چہ شبہا نشستم دریں دیر گم
کہ حیرت گرفت آستینم کہ تم

بعض اس جگہ شید ਸਾਚ سچ کے معنے پوتر تائی

KHILAFAT LIBRARY

اور پاکیزگی کے بھی لیتے ہیں۔ اور وہ اس طرح معنے کرتے ہیں۔ کہ ظاہری پاکیزگی سے باطنی پاکیزگی ہرگز نہیں ہو سکتی خواہ انسان لاکھ دفعہ صفائی کرے مگر یہ معنے عبارت اور مضمون کے ساتھ چسپاں نہیں ہوتے کیونکہ اس کے اگلے شبد میں گورو صاحب نے خاموشی کا ذکر کیا ہے۔ خاموشی کے ہمراہ قوت متخیلہ کا ذکر ایک لازمی اور لابدی امر ہے۔ تاکہ پاکیزگی کا جو کسی طرح بھی زیر بحث عبارت اور مضمون کے ساتھ زیبا نہیں دیتا بعض لوگ "اوّل سوچ" کو پاکیزگی دوسرے کو سوچنے اور تیسرے کو پھر پاکیزگی کے معنوں میں لیتے ہیں۔ اور اس طرح معنے کرتے ہیں۔ کہ جسم کی صفائی سے اس کی قدرت خیال میں بھی نہیں آسکتی۔ خواہ لاکھ بار صفائی کریں۔ مگر اگلے شبدوں میں جو الفاظ ل شروع شبد میں باوا نانک رحمتہ اللہ علیہ نے استعمال فرمائے ہیں۔ وہ ہم جنس ہیں چنانچہ چپ میں دونوں جگہ خاموشی کے جگہ ہی استعمال کئے گئے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ "سوچیں سوچ نہ ہوئی جے سو چیں لکھ وار" کے معنے یہی ہیں۔ کہ فکر کرنے سے اس کی فکر نہیں ہو سکتی چاہے لاکھ دفعہ فکر کریں۔ یعنے اس کی کنہ انسانی فہم و فراست اور ادراک سے بالاتر ہے۔ قرآن شریف میں درج ہے لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار یعنے آنکھیں اسکا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ آنکھوں کا احاطہ کرتا ہے۔ پھر فرمایا لیس کمثلہ شئی یعنی کوئی چیز نہیں جس سے اسے مشابہت دیجا سکے ایسی ذات کی کنہ دریافت کرنا کسطرح ممکن ہے کیونکہ ہمارے وہم و گمان میں بھی کوئی چیز نہیں آسکتی جسپر اس کی ذات کا قیاس کیا جاوے۔ پھر فرمایا یعلم مابین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشئی من علمہ الا بما شاء یعنی خدا تعالیٰ انسان کے متعلق ایک پس و پیش کی چیز کو جانتا ہے۔ مگر انسان خدا تعالیٰ کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتا۔ مگر جس قدر خدا تعالیٰ خود بتلا دے۔

پنڈت دیانند کی وید بھاش پر سرسری نظر

(رگ وید پہلا ادھیائے پہلا منڈل ۱ دوسرا سوکت)

وایو اندر وغیرہ دیوتا:-

بشوامتر کے بیٹے مدھو چھند ارشی

نمبر ۴
اٹھواں منتر

اصل ترجمہ:- اے یگ کے بڑھانے والے یگ پرشی سورج آسمان تم یگ کا پھل مینے کیلئے بڑے یگ میں موجود ہو"۔

پنڈت دیانند کا ترجمہ:- ست سروپ برہم کے نیم میں بندھے ہوئے برہمہ گیان (علم الٰہی) بڑھانے پانی کے کھینچنے اور برسانے برہمہ ایشور کا حصول کرانے میں ذریعہ اور مناسب وقت پر بارش کرنے والے مذکورہ بالا مترا ورون یعنی سورج اور جسم کے اندر اور باہر رہنے والے پران اور اپان روپ۔ (چھٹے منتر کا دیانندی ترجمہ ملاحظہ ہو) بہت طرح کے جگت یا دنیا نامی یگ میں موجود ہوتے ہیں"۔

ہمارا نوٹ:- آٹھویں منتر میں جو سورج اور آسمان کو "پنڈت دیانند" نے "سورج اور ہوا" لکھا ہے۔ اور ساتھ ہی سورج اور ہوا کو ایشور کے گیان بڑھانے اور اس سے بڑھکر ایشور کے حصول کا ذریعہ بتلایا ہے۔ اس کے کچھ صاف معنے معلوم نہیں ہوتے۔ کیا نیچر کے مطالعہ سے مراد ہے؟ اور سورج اور ہوا کے ذریعہ سے ایشور کا ملنا ممکن ہے۔ اور اس سے ایشور کا گیان بڑھتا ہے۔ تو پھر ہم اُن آریہ صاحبان کی فہرست کے مشتہر ہونے اور اُسے دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ جو "سورج اور ہوا" دیوتا کے ذریعہ ایشور کو حاصل کر چکے ہوں کیا وید کے اس منتر کو پڑھکر بت پرست نہیں پوچھ سکتا۔ کہ اگر "سورج اور ہوا" تمہارے لئے ایشور کے حصول کا ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ تو پھر میری پتھر کی مورتیں کیوں نہیں ہو سکتیں۔ **دوم** اسی آٹھویں منتر جگ یا یگیہ کے "جگت" کے نئے معنے صرف پنڈت دیانند نے ہی نکالے ہیں۔ دیگر غیر دیانند کی پنڈت اور سنسکرت ڈکشنریاں تو یگ کے معنے پوجہ یا قربانی کے بتلاتے ہیں۔ مگر دیانند جی نے صرف اسے کلوں کے کارخانے وغیرہ منگھڑت معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ بلکہ اس منتر میں جگ کے معنے دنیا یا جگت بتلاتے ہیں۔ گھڑنت ہو تو ایسی ہو۔

نواں منتر

اصل ترجمہ:- اندر اور ورن عقل سے مشرف ہیں۔ بہت سے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا ہوئے اور بہتوں کی جائے پناہ (ہیں) وہ ہمارے بل (زور) اور کام کو سہارا دیں۔

پنڈت دیانند کا ترجمہ:- جو بہت بواعث سے پیدا ہوا۔ اور بہتوں میں مشہور دنیا کی بہت سی اشیا میں رہنے والے دیکھنے وغیرہ کے کاموں کے موجب مذکورہ بالا مترا ورون (یعنی سورج پران و اپان "ہوا") ہیں۔ وہ ہمارے بل (زور) نیز سکھ یا دوکھ والے کاموں کو دھارن (یکدم ناسہارہ دینا) کرتے ہیں"۔

ہمارا نوٹ - اس جگہ پنڈت دیانند صاحب نے سورج اور ہوا کو انسانی دکھوں اور سکھوں کا سہارہ یا ذریعہ بتلایا ہے۔ کیا آریہ صاحبان ازراہ افادۂ عام اس امر کی فہرست مشتہر کر سکتے ہیں۔ کہ سورج اور ہوا کے ذریعہ فلاں آریہ صاحب کو دکھ پہنچا اور فلاں آریہ صاحب کو سکھ میسر ہوا؟ ہم اس فہرست کے بہت مشتاق ہیں۔ اگر نہیں تو پھر کیا ایک بت پرست نہیں پوچھ سکتا۔ کہ اگر تمہارا سورج اور ہوا دکھ سکھ کا ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ تو پھر میری پتھر کی مورتیں کیوں نہیں ہو سکتیں:-

KHILAFAT LIBRARY

اب دوسرا سوکت اور چوتھا ہوگ ختم ہوا۔

دوسرے سوکت پر عام ریمارک

(۱) پہلے سوکت کیطرح اس میں بھی ۹ منتر ہیں اور اس کے رچنے والے مدھو چھندا رشی ہیں۔ مگر اس میں صرف اگنی دیوتا کی حمد تھی۔ اس میں ایک کی نہیں۔ بلکہ وایو (ہوا) اندر (بارش کا دیوتا) مترا (سورج) ورن (آسمان) نامی چار بڑے دیوتاؤں کی ثناء کی گئی ہے۔ (۲) پچھلے نوٹس میں ہم دکھلا چکے ہیں۔ کہ آریہ نسل کی مختلف قومیں۔ مثل ایرانیوں یونانیوں وغیرہ کے اگنی وایو۔ اندر ورن سورج وغیرہ دیوتاؤں کی عابد تھیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا دیوتاؤں کے نام بھی مذکورہ بالا قوموں کی مختلف زبانوں میں قریب قریب ملتے جلتے ہیں۔ پارسیوں کی کتاب زند اوستھا میں بھی وایو دیوتا کا پتہ ملتا ہے۔ اور یونانیوں اور لاطینیوں کے الفاظ یہاں پے ان اور فونس سنسکرت کے یون سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ علےٰ ہذا القیاس۔

(۳) وایو اور اندر بھی سوکت کے مقدم دیوتا ہیں اور پہلے منتر میں وایو دیوتا سے (یگیہ میں) آکر تیار شدہ سوم (رس) کو پینے کی درخواست کی گئی ہے۔ مگر پنڈت دیانند جی نے کچھ کا کچھ بدل کر اسے ایشور کیطرف منسوب کر کے لکھا ہے "آپ ہمارے دل میں ظاہر ہو جیئے"

اوّل تو نروکت جیسا مشہور اور مستند حوالہ اس کے قطعی خلاف لکھا ہے کہ "دیکھنے لایق وایو آپ سوم (رس) تیار کیا ہوا سجے رکھے ہیں ان کو پی اور ہماری دعائیں"۔ یہاں صرف صیغہ امر کا استعمال کیا گیا ہے۔ مگر پنڈت دیانند جی دعائیہ جملہ کو بدلکر اور غائب کا صیغہ لگا کر کچھ کا کچھ ارتھ کر گئے ہیں جو کہ دیاکرن اور نروکت کے بالکل غیر مطابق ہے (۴) اگر دلیل کے لئے اسے صحیح بھی مان لیا جاوے تو پھر سوال یہ ہے کہ آپ ہمارے دل میں ظاہر ہو جیئے" کے کیا معنے ہوں گے۔ ایک طرف آریہ صاحبان اس عقیدہ کے پابند ہیں۔ کہ ایشور نے پہلے ویدوں کے چار رشیوں پر الہام کیا۔ اور اب اس نے الہام کا دروازہ بالکل بند کر دیا ہے۔ مگر اس منتر کے ترجمہ ..... اس فقرہ سے کہ "آپ ہمارے دل میں ظاہر ہو جیئے" سے تو یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ ایشور موجودہ نئی ضرورتوں اور حالت کے مطابق روشنی یا ہدایت یا الہام دیتے ہیں۔ مگر یہ آرین عقیدہ کے بالکل خلاف ہے۔ جبکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ الہام صرف ویدوں کے چار رشیوں پر ہوا۔ اور اس کے بعد اس نے اپنے الہام کا دروازہ قطعی بند کر دیا۔ اب کس بات کو درست سمجھا جاوے پہلی یا دوسری۔ کیا کوئی آریہ ہے جو جواب دے۔

(۵) سوائے پہلے اور تیسرے منتر کے دیانند جی اُن کے دو مختلف معنی نکالنے سے رہ گئے۔ ماسوا ایک ہی ساتھ "ایشور" اور دنیوی "علوم و فنون" کا اپدیش رہ گیا۔ عجب خدا کا کلام ہے۔ جس میں کوئی باقاعدہ سلسلہ قایم نہیں ہو سکتا۔

(۶) دوسرے منتر کے اوپر پنڈت دیانند جی یہ تحریر فرماتے ہیں۔ مذکورہ بالا ایشور اور دنیوی ہوا۔ کس طرح استوتی (حمد) کرنے کے لایق ہے سو لگلے منتر میں اوپدیش کیا ہے" یاد رہے کہ لفظ استوتی دیوتا یا معبود کی حمد کے لئے مخصوص ہے۔ پھر اس سوکت کے شروع میں سنسکرت میں صاف لکھتے ہیں کہ مترا ورون دو دیوتے ہیں۔ خوب حق حق ہے آخر ظاہر ہو بنے نہ رہ سکا۔

KHILAFAT LIBRARY

(۷) یہ صحت نہیں کیجا سکتی کہ مترا ورون ایشور کے دو نام ہیں۔ کیونکہ اول تو نام فی ذاتہ کوئی پرش یا دیوتا نہیں ہو سکتا۔ نام صرف ایک اشارہ ہے۔ پس جب لشارہ الیہ ایک ہے تو دو دیوتے کیونکر پیدا ہو گئے۔ دوم۔ اگر دونوں نام ہم معنے ہوں تو بھی وہ دو مختلف دیوتے نہیں ہو سکتے۔ سوم اگر نام مختلف صفات ظاہر کرتے ہیں تو پھر وہ مخصوص صفات کیا ہیں؟ اس کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ بلکہ بار بار ایشور کے وہی چند صفات یعنے انکا گیان مئے سرد شکتی مان سروانتریامی ہونا وغیرہ۔ کبھی اگنی کبھی وایو۔ کبھی اندر وغیرہ لفظ کے ساتھ لگا دی جاتی ہیں پس صاف ثابت ہے کہ دو مختلف دیوتاؤں کا دوئی وچن (سنسکرت میں دو کی جمع) کیساتھ آنا اور اُن کا حمد کیا جانا سراسر دیوتا پرستی ظاہر کر رہا ہے۔ اسکے لئے خواہ کتنی تخویلوں اور چالاکیوں سے کام لیا جاوے مگر یہ اُڑ نہیں سکتے۔

(۸) مثل پہلے کہ اس سوکت کے آخیر میں بھی دیانند جی مہاراج لکھتے ہیں۔ کہ اس سوکت کا ترجمہ سائن اچارج اور ولسن وغیرہ ..... نے غلط کیا ہے۔ اسی طرح اور سوکتوں کے آخیر میں بھی لکھا ہے۔ مانا کہ کسی لفظ یا فقرہ کے ترجمہ میں مفسروں کے معنے میں اختلاف ہو جائے۔ مگر اُدھر ہند کے پرانے اور بزرگ رشیوں منیوں" کے نام کی پکار مچانا اور اِدھر جھوٹی ملکی ترقی کے لئے جھٹ اُن کی نکل فضیلت پر عملاً سٹی ڈالنا اعلےٰ درجہ کی ..... اور حکمت عملی ہے اور دیکھیں لوگ کب اِن باتوں کو اصلی رنگ و روپ میں دیکھینگے

(۹) اب ذرا پنڈت صاحب "دیگر علوم فنون" کا لطف بھی دیکھئے۔ تیسرے منتر کے ترجمہ میں آپ لکھتے ہیں"۔ کہ چھونے وغیرہ صفات دیکھنے کے لایق ہو ....."۔ خوب کیا ہوا کو چھونا ہوا کو دیکھنا کہلاتا ہے۔ پھر ساتویں منتر کے ترجمہ میں آپ لکھتے ہیں کہ کل کائنات اور جسم میں رہنے والے سورج اور ہوا ....." خوب دیانندی لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شق القمر کے معجزے پر تو ہنستے ہیں مگر یہاں از روئے دیانندی بھاش سورج کا جسم میں آنا قبول کرتے ہیں۔

(۱۰) باقی رہی روحانیت سو اس کی نسبت پنڈت دیانند کی وید بھاش میں جیسی کچھ اعلےٰ تعلیم ملتی ہے۔ وہ ناظرین نے دیکھ لی ہوگی۔

(۱) آٹھویں منتر میں آپ سورج اور ہوا کو الیشور کے حصول کرانے میں "ذریعہ" بتلاتے ہیں۔ خوب نیچر کا مطالعہ تو یورپ اور امریکہ وغیرہ کے وید سے ناآشنا عالموں نے نہایت بڑھ چڑھ کر کیا ہے۔ اور لوگ کرتے اور کر سکتے ہیں پھر اس ویدک العام کی کیا ضرورت تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ کسقدر آریہ اس طور الیشور کو حاصل کر چکے ہیں

(ب) چوتھے منتر کے ترجمہ میں آپ لکھتے ہیں "جل" (پانی) کریامے" یگ اور حاصل ہونیکے لایق بھوگ ہیں۔ وے جس سبب سے مذکورہ سورج اور ہوا کے میل سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی سبب خوراک وغیرہ اشیا کے میل سے سب جانداروں کو سکھہ حاصل ہوتا ہے" سچ ہے۔ اس سے بڑھ کر دنیوی علوم یا دھرم کا اپدیش اور کیا ہو سکتا ہے ہمارے ناظرین نے دیکھ لیا ہوگا کہ رگوید کے دونوں سو کتوں کی بھگتی پریم بشواس یا پوتر تا یا پاپ چیون تقوےٰ طہارت۔ زہد۔ و عبادت۔ وغیرہ کا ذکر مرقومہ بالا طرز کے منتروں میں کہاں یا کس قسم کا ملتا ہے۔ بیشک ود یا ود یا پکارنے اور اچھی خوراک وغیرہ کے "بھوگ" لگانے اور دنیا پرستی پھیلانے وغیرہ کے یہ سب ڈھکوسلے کچھ عرصہ تک چل سکتے ہیں۔ مگر کب تک آخر سچ سچ اور جھوٹ جھوٹ ہی ہیں۔ مگر کب تک

ان منتروں سے جو مشتے نمونہ از خروارے کی طرز پر پیش کئے گئے ہیں۔ ہمارے سمجھدار ناظرین نے اچھی طرح معلوم کر لیا ہوگا۔ کہ کیا وید منتروں کے اصلی اور کیا ان کے لئے دیانندی ارتھوں سے کہانتک اعلےٰ روحانیت کی بو آتی ہے۔ اور ایسی صورت میں کیونکر الہامی کہلائے جا سکتے ہیں اور دیگر اعلےٰ روحانی کتب پر فوق پا سکتے ہیں؟ انکی مقابل میں اگر ناظرین قرآن شریف کی تلاوت کریں

اسلامی فتح

ناظرین کچھ عرصہ سے آریہ صاحبان منڈی قیصر گنج ابوہر میں اہل اسلام پر بارہا سخت منہ پھاڑ پھاڑ کر دل کا بخار نکالتے رہتے تھے جس وقت امسال انھوں نے مسلمانوں کو عادت مالوفہ کے طور پر چیلنج دیا تو خدا کے فضل سے اہل اسلام منڈی کے بلانے سے جناب مولانا مولوی محمد عبد الفتاح صاحب قبر والوی تشریف لائے اور بتاریخ ۲۴۔ فروری ۱۹۱۱ء کو منڈی قیصر گنج ابوہر میں آریہ صاحبان سے مباحثہ ہوا۔ آریہ صاحبان کی طرف سے پنڈت درشنانند سرستی راولپنڈی تھے اور اہل اسلام کی طرف سے مولانا مولوی محمد عبد الفتاح صاحب مباحث مقرر ہوئے۔ مولوی صاحب کا یہ سوال تھا کہ آپ اثبات الٰہیہ اور اثبات توحید کو وید سے برہان قطعیہ سے ثابت کریں۔ کیونکہ وید کا دعویٰ ہے کہ وہ سرشٹی کی ابتداء میں الہام ہوا ہے اور اثبات الٰہیہ اور توحید کا مدعی ہے تو ضرور ہے کہ اس دعوی پر استدلال سے روشنی ضرور ڈالے۔ پس پنڈت درشنانند صاحب نے کوئی دلیل دلائل مطلوبہ مشروطہ سے ہرگز پیش نہ کی۔ اثنا و بحث میں مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ میرا سوال یعنی اثبات الٰہیہ و اثبات توحید کا اس بناء پر نہیں کہ یہ مطلوب ثابت فی الواقع نہیں۔ بلکہ اس بنا پر تھا کہ یہ میرا مسئلہ ویدیوں نے اہل اسلام کے احکام سے سرقہ کیا اور وید میں کوئی اس کا ثبوت نہیں سو واقعی یہ خیال پورا ہو گیا۔ کیونکہ وید سے پنڈت درشنانند اس مضمون کو پورا نہ کر سکے۔ بلکہ درشنانند صاحب نے دوران تقریر میں حدوث مادہ کا اقرار بھی کر دیا گو پھر دوسری تقریر میں بدل گئے۔ مگر اسوقت آریہ صاحبان کا پنڈال فتح اسلام کا نمایاں نقشہ دکھلا رہا تھا۔ اور اہل اسلام اور پبلک اس میدان سے آفریں گھنٹی ہوئی گئی کہ پنڈت مذکور نے اثبات الٰہیہ و اثبات توحید کو ہرگز ثابت نہیں کیا۔ بعد ختم ہونے مباحثہ آریہ صاحبان نے التماس کی کہ اس مسئلہ کا پورا ثبوت ہم پھر دینگے۔

منشی غلام حیدر عرف ستیہ دیو بھی اس مناظرہ کے اجلاس میں حاضر تھے۔ مگر دوران مباحثہ میں ان کی حالت نہایت پژمردہ اور ملول تھی وجہ یہ تھی کہ ان سے روح کے جوہر یا عرض ہونے کا سوال کیا گیا تھا جسکو وہ ادا نہ کر سکے اور پبلک کے سامنے ان کی علمیت کا چٹھا کھل گیا۔

راقم
یکے از حاضرین

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

ایک دنیا گواہ ہے کہ مسافر آگرہ نے جس بیرحمی سے مسلمانوں کے دل دکھانے کے لئے کمر باندھ رکھی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ قرآن مجید یہ لکھے قرآن شریف پر تنقید یہ لکھے۔ جھوٹی سچی اور منسوخ شدہ حدیثوں کا غلم شلم ترجمہ کر کے مسلمانوں کے دل پارہ پارہ یہ کرے اس سے بڑھ کر ایک ایجد خواں کو عربی کا عالم بے بدل اور بغداد کا پروفیسر ظاہر کر کے مسلمانوں کے دل یہ دکھا دے۔ مگر جب نور نے صرف دیانندی وید بھاش کا مقابلہ سنسکرت کے مستند عالموں مثلاً پنڈت رومیش چندر دت اور ڈاکٹر میکس مولر کے تراجم سے قلعی کھولنی شروع کی ہے تو ہمارا مجدی دوست اسقدر آپے سے باہر ہو رہا ہے کہ چپ ہی بھلی کبھی گورنمنٹ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ دیانندی وید بھاش کا مقابلہ دیگر مستند سنسکرت علماء کے تراجم کے سلسلہ کو بند کروایا جائے۔ یہ کیا جائے وہ کیا جائے۔ مگر کیا جب تم ہمارے معصوم گلے کاٹنے کے لئے وار پر وار کر رہے ہو کبھی قرآن مجید کے ہیڈنگ مقرر کر کے مسلمانوں کا منہ چڑاتے ہو اور کبھی قرآن حمید پر تنقید اور الم۔ غلم۔ شلم حدیثوں سے مسلمانوں کے دل پارہ پارہ کرتے ہو تو کیا مظلوم مسلمانوں کا یہ بھی حق نہیں کہ وہ اپنا ڈیفنس کر سکیں۔ آہ اے مسافر کیا ہی اچھا ہوتا اگر تو دوسرے کے تنکے کیطرف انگشت نمائی سے پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر نکالتا۔

مبارک

معزز ہمعصر اخبار الحکم کے مالک و ایڈیٹر اخویم شیخ یعقوب علی صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو خادم دین بنا دے۔ سلامتی اور تقویٰ کے

KHILAFAT LIBRARY

صرف دو مقابلہ کرکے ہمارے معزز ناظرین کے سامنے پیش کئے ہیں جن سے ان کو معلوم ہو جائے گا کہ ویدوں کی تعلیم کیا ہے اور کہاں تک اعلیٰ روحانیت کی بو آتی ہے۔ اور کیونکر الہامی کہلائے جا سکتے ہیں۔ اور دیگر اعلیٰ روحانی کتب پر فوق پا سکتے ہیں؟ انکی مقابل میں اگر ناظرین قرآن شریف کی تلاوت کریں

ان کے ہمراہ ان اختلافات کو محض اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے ہوا دینے والا ہے۔ ناظرین کرام کو دوسرا طبقہ عطا فرمای

مفت ! مفت !! مفت !!!

سوانحعمری حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جسنے ایسے دہندو کارہ کے زمانہ میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان پر بیدینی کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے ہندوؤنکے گھر میں پیدا ہوکر ان کے عقائد باطلہ کا کھنڈن کرکے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا نعرہ بلند کیا یہ کتاب قطعی محققانہ اور مورخانہ پیرائے میں لکھی گئی ہے قیمت صرف ۸ر ایک درجن کے خریدار سے صرف للہ یعنی فی کاپی ۶ر بجائیگی جو صاحب نور کے دو خریدار پیدا کریں انکو یہ مفت ملنے کا پتہ:۔ مینیجر "نور" قادیان ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ۔ موتیا۔ چنبیلی۔ جنا۔ حربا ندی گل وغیرہ فیتولہ ۸ سے لیکر ۵ روپیہ تک اور تیل بالوں کا چنبیلی۔ جنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر ۵ روپیہ تک۔ اور عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ فی سیر ۴ سے لیکر لله روپیہ تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند۔ قوام تمباکو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات ارزاں بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے جو صاحب طلب فرماویں معہ نام پورا پتہ خوش خط بنام کارخانہ ارسال فرماویں۔ اجازت دینی یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کیواسطے کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے۔

المشتہر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

محمد عبداللہ سعداللہ احمدی سے ملسکتا ہے

سومنگلا

ایک مذہبی دلچسپ پر لطف ناول جس میں رد تناسخ۔ اور تناسخ کی نوعیت تناسخ کی خوفناک برائیاں۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو نہایت اعلیٰ کمال اور دلسوز پیرایہ میں لکھا گیا ہے قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار "نور" قادیان

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی بدہضمی و بدہضمی کے دست کی دوا

کھانا تحلیل کرنیوالے قوں کے کم و بیش ہونے سے بدہضمی کی بیماری ہوتی ہے۔ جسکی یہ علامتیں ہوا کرتی ہیں۔ کھانا کھانیکے بعد پیٹ کا بھاری معلوم ہونا۔ پیٹ میں ریاح ہونا۔ جی متلانا۔ کھٹی ڈکاریں آنا۔ سینہ کا جلنا۔ منہ میں پانی اتر آنا۔ پیٹ میں میٹھے میٹھے درد ہونا۔ سفرہ بھڑکنا۔ سستی وغیرہ کا ہونا جب تک کھانا ہضم کی تھیلی میں رہتا ہے۔ یہی حالت ہوتی ہے جب یہ غیر ہضم کھانا انتڑیوں میں اتر جاتا ہے تب پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ پیٹ چڑھ جاتا ہے۔ اور دست کی حاجت ہوتی ہے۔ دست پتلا سا پاتی ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کھانے کے بعد ہی دست ہو جاتا ہے۔ دست ہونے سے جسم کمزور ہو جاتا ہے یہ سب حالتیں کبھی زیادہ ہوتی رہتی ہیں۔ اور مہینوں تک چلتی ہیں۔ مریض کا جسم دن بدن لاغر ہوتا جاتا ہے۔ آخر کو لاعلاج ہوتا ہے۔ جسم کی معمولی قوۃ کم ہو جانا۔ اس مرض کا سبب ہے مندرجہ ذیل حالتوں میں ایسا ہی ہوتا ہے۔

ضعیفی کے عالم۔ خاص بیماری کے بعد ضعف کا ہونا کم کھانا (جیسا کہ روزہ) فاقہ وغیرہ کرتے ہیں منی کا بیجا ضیاع ہونیسے نقاہت زیادہ محنت فکر و تردد یا غم و اندوہ اور ان خرابیوں کی حالت جو بچہ جننے کیوقت ہوتی ہیں۔ ان باتوں کو غور کرکے ڈاکٹر برمن نے۔ بدہضمی کی دوا بنائی ہے۔ کھانا ہضم کرنے اور بدہضمی کی خرابی کو دور کرتی ہے یہ بہت اثر پذیر ہے یہ دوا چھوٹی چھوٹی ٹکیا سی بنائی گئی ہے۔ پندرہ روز کے استعمال کے لائق ۳۰۔ ٹکیا ایک شیشی کی قیمت ۱ر (ایک روپیہ چار آنہ)

محصول ڈاک ۵ر

المشتہر:۔ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ مارا چند دت شریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرلیکا سرمہ وست سلاجیت

اصلی ممیرا اور ممیرلیکا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے۔ یہ اصلی ممیرا جس کو خود حضرت نے دیکھ کر اصلی ممیرا ہونیکی تصدیق کی اس میں ڈالا جاتا ہے۔ حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ "برائے امراض چشم لبیار مفید است"

اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ کئی لاکھہ افراد کا امام جو حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانیکا حقدار ہے اسکے مفید ہونیکی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اعلیٰ فی تولہ ۱ر قسم دوم عہ۔ قسم سوم عہ

وست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے)

مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر اور جذام اور استسقاء زردی ننگ و تنگی نفس و شیخوخیت و فساد بلغم۔ و قاتل کرم شکم مفت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و سیلان دم و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ امراض کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ بخود صبح کیوقت دودھ کیساتھ استعمال کریں"

قیمت فی تولہ ۱۲ر

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی۔ پشاوری۔ اور بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی۔ سوتی۔ لٹسری صافے سفید اور بادامی۔ پشاوری ٹوپیاں۔ اور زری کی پشاوری جوتیاں ہر قسم کی۔ اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں"

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)